موت کی ہولناکیاں

مع

مرنے کے بعد کام آنے والے اعمال

شبِ براءت (1436ھ) کو

اجتماعِ ذکر ونعت میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخل ہوں، یاد آنے پر نفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اعتکاف کا ثواب حاصل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرود شریف کی فضلیت:

حُضُور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفْلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے:

"جب آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے دو بندے باہَم مُلاقات کرتے ہیں اور نبیِّ کریم (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جُدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔" (مسند ابی یعلٰی الموصلی، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۲۹۵۱، ج۳، ص۹۵)

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِرْدِ زَبان رہے
میری فُضول گوئی کی عادت نکال دو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیَّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

www.dawateislami.net

بَیان سُننے کی نِیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا ❀ ضَرورتاً سِمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوااللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نِیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا ❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرْجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اوراَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَۃً**۔ یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْروی کروں گا ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشکِل اَلفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرَہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہْن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج شب بِراءَت ہے، نجات پانے کی رات ہے، بھلائیوں والی رات ہے، رحمتوں والی رات ہے، دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے، بخشش کی رات ہے، تقسیمِ رزق کی رات ہے، حاجیوں کے نام لکھے جانے کی رات ہے، جہنم سے چھٹکارا پانے کی رات ہے، سعادت مندی یا بد بختی لکھے جانے کی رات ہے، آج وہ رات ہے کہ آئندہ شبِ براءَت تک مرنے والوں کے نام ملک الموت حضرتِ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوۃ و السلام کے سپرد کئے جاتے ہیں، آہ!

عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے		نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُو نے جانا ہے

مَلَکُ الموت کی آمد

حَضرتِ سیِّدُنا یَزِید رَقَّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکافی فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک اِنتہائی مَغرور آدمی اپنے گھر میں کسی فَرد کے ساتھ تنہائی میں تھا، اچانک اس نے دیکھا کہ کوئی دروازے سے اَندر آیا ہے، گھبرا کر فوراً غُصّے سے بھَڑک اُٹھا اور پُوچھنے لگا: تم کون ہو اور کس کی اِجازت سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہو؟ آنے والے نے جواب دیا: میں گھر کے مالک کی اِجازت سے داخِل ہوا ہوں، میں وہ ہوں جسے اَندر آنے سے کوئی پہرے دار روک سکتا ہے نہ کسی بادشاہ کی اِجازت دَرکار ہے اور نہ ہی کسی کا رُعب و دَبدَبہ مجھے خوفزدہ کر سکتا ہے، مجھ سے کوئی ضِدّی اور مَغرُور شخص پیچھا چھڑا سکتا ہے نہ کوئی سرکش بچ سکتا ہے۔ یہ سُن کر اس مَغرُور آدمی کو اِنتہائی ندامت ہوئی اور اس کے بدَن پر کپکپی طاری ہو گئی، یہاں تک کہ اَوندھے مُنہ گِر گیا، پھر اپنے سر کو اُٹھا کر ذِلّت اور بھیک مانگنے والے اَنداز میں کہنے لگا: اس کا مطلب ہے آپ حضرت مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام ہیں۔ کہا: میں ہی مَلَکُ الْموت ہوں۔ مغرور آدمی نے پوچھا: کیا آپ مجھے کچھ مہلت دے سکتے ہیں تاکہ میں توبہ کر سکوں۔ حضرت مَلَکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلام نے کہا: ہرگز نہیں! تیری مُدّت ختم ہو چکی ہے، سانسوں کی گنتی پُوری ہو چکی ہے، وَقْت پُورا ہو چکا ہے اور اب تیرے پاس کوئی راستہ نہیں بچا۔ مَغرور آدمی نے پھر پُوچھا: آپ مجھے لے کر کہاں جائیں گے؟

www.dawateislami.net

کہا: تیرے اس عمل کی طرف جو تُو نے آگے بھیجا ہے اور اس گھر کی طرف جو تُو نے تیار کیا ہے۔ اس نے کہا: میں نے کوئی نیک عمل آگے بھیجا ہے نہ کوئی اچھا گھر تیار کیا ہے۔

حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: پھر تو جہنّم کی وادی کی جانب لے جاؤں گا جو کہ گوشت کو بُھون کر رکھ دیتی ہے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس مَغْرور آدمی کی رُوْح قبض کرلی اور وہ اپنے اہلِ خانہ کے دَرْمِیان گر پڑا اور سب نے رونا دھونا اور چیخنا چِلاّنا شُروع کر دیا۔ حضرت سیِّدُنا یزید رَقّاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی مزید فرماتے ہیں: اگر گھر والے اس کے بُرے اَنْجام کو جان لیتے تو اور زِیادہ روتے۔ (اِحیاءُ العُلوم، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثالث، ۵/۲۱۶)

دِلا غافِل نہ ہو یک دَم یہ دنیا چھوڑ جانا ہے		بغیچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تِرا نازُک بدن بھائی جو لیٹے سَیج پھولوں پر		یہ ہوگا ایک دن بے جاں اِسے کیڑوں نے کھانا ہے
تُو اپنی موت کو مت بھول کر سامان چلنے کا		زمیں کی خاک پر سونا ہے اِینٹوں کا سِرہانا ہے
نہ بَیلی ہو سکے بھائی نہ بیٹا باپ تے مائی		تُو کیوں پھرتا ہے سَودائی عمل نے کام آنا ہے
کہاں ہے زَورِ نَمرودی! کہاں ہے تختِ فِرعونی!		گئے سب چھوڑ یہ فانی اگر نادان دانا ہے
عزیزا یاد کر جس دن کہ عِزرائیل آئیں گے		نہ جاوے کوئی تیرے سَنگ اکیلا تُو نے جانا ہے
جہاں کے شُغْل میں شاغِل خدا کے ذِکْر سے غافِل		کرے دعویٰ کہ یہ دنیا مِرا دائم ٹِھکانہ ہے
غُلامؔ اِک دَم نہ کر غفلت حیاتی پر نہ ہو غُرّہ		خدا کی یاد کر ہر دم کہ جس نے کام آنا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موت عُمْر دیکھتی ہے نہ مُہلَت دیتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ کس طرح یادِ خُدا و مُصْطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے غافِل، عیّاشیوں میں مصروف شخص کے پاس جب مَلَکُ الْمَوت حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

السَّلَام پیغامِ اَجَل لے کر تشریف لائے تو اُس کی آنکھوں سے غَفلَت کا پردہ ہٹ گیا اور اس کی آنکھ کُھل گئی اور پھر رونے اور گِڑگِڑانے لگا، حالانکہ یہ شخص اس سے پہلے طرح طرح کے گُناہوں میں ڈُوبا ہوا تھا۔ لیکن اب جبکہ عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لے آئے تو فقط کَفِّ اَفسوس ملنے اور جان حوالے کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا، کیونکہ اُس وقت موت کا فِرِشتہ کسی کو مہلت نہیں دیتا۔

سب کو مرنا ہی پڑیگا یاد رکھّو بھائیو!
دیر میں جائیگا کوئی، کوئی چلدے گا سَویر

(وسائلِ بخشش، ص ۲۳۴)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دن اور رات گویا دو سواریاں ہیں، جن پر ہم باری باری سُوار ہوتے ہیں، یہ سواریاں مُسلسل اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہمیں موت کی مَنزِل پر پہنچا کر ہی دَم لیں گی، کیا کبھی ہم نے غور کیا کہ دِن کے گُزرنے اور رات کے کَٹنے پر ہم بہت خُوش ہوتے ہیں، حالانکہ ہماری زِندگی کا ایک دن یا ایک رات کم ہو جاتی ہے اور ہم موت کے مزید قریب ہو جاتے ہیں، ہماری حیثیَّت تو اُس بلب کی سی ہے جس کی ساری چکا چوند اور توانائی پلاسٹک کے ایک بٹن میں چُھپی ہوتی ہے، اُس بٹن پر پڑنے والا اُنگلی کا ہلکا سا دَباؤ اس کی روشنیاں گُل کر دیتا ہے، اسی طرح موت کا وَقت آنے پر ہمارا چاک وچوبند جسم اِتنا بے بَس ہو جاتا ہے کہ ہم اپنی مَرضی سے ہاتھ بھی نہیں ہِلا سکتے، اگرچہ یہ طے ہے کہ ایک دن ہمیں بھی مرنا ہے، مگر ہم نہیں جانتے کہ موت آنے میں کتنا وَقت باقی ہے؟ کیا معلوم کہ آج کا دن ہماری زِندگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زِندگی کی آخری رات ہو! بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضَمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس لے سکیں گے یا نہیں؟ عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو، دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! کیا خبر یہ بیان سُننے کے

www.dawateislami.net

دَوران ہی حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام ہماری رُوح قبض فرمالیں! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں اچھاخاصہ تھا، بظاہر انہیں کوئی مَرَض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے چند منٹ کے اندر اندر اُن کا اِنتقال ہو گیا، یُو نہی کسی بھی لمحے ہمیں اس دُنیا سے رُخصت ہونا پڑ سکتا ہے کیونکہ جو رات قبر میں گُزرنی ہے وہ باہر نہیں گُزر سکتی۔

دِلا! غافل نہ ہو یکدم یہ دُنیا چھوڑ جانا ہے		باغیچے چھوڑ کر خالی زمین اندر سمانا ہے
اَطلَس و کمخواب کے بِستر پہ یُوں نازاں نہ ہو		اس تَنِ بے جان پر خاکی کفن رہ جائے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی مرنے سے پہلے موت کی تیاری کرنی چاہیے، گُناہوں اور غَفلت بھری زِندگی کو چھوڑ کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو جانا چاہیے، ورنہ قبر وحشر کے عذاب کے ساتھ ساتھ اس سے پہلے موت کی ہولناکیوں اور سختیوں کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ یاد رکھئے! جب کسی کی موت کا وَقْت قریب آتا ہے اور اس کی رُوْح نکل رہی ہوتی ہے تو یہ اِنْتہائی دُشوار مُعاملہ ہے۔ نَزع کے وَقْت پیش آنے والی سختیوں کا ذِکْر قرآنِ مجید میں بھی مَوجُوْد ہے۔ چنانچہ پارہ 26 سُوْرۂ قٓ آیت نمبر 19 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ (پ۲۶، ق: ۱۹)		تَرْجَمۂ کنزالایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تُو بھاگتا تھا۔

یاد رکھئے! موت کی سختیوں اور تکلیفوں کو برداشت کرنا انتہائی دشوار عمل ہے، اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سیِّدُنا عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیِّدُنا کعب الاَحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے فرمایا: اے کعب! ہمیں موت کے بارے میں بتائیے؟ اُنہوں نے عرض کی: ”اے اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن!

www.dawateislami.net

موت اس شاخ کی طرح ہے جس میں بہت سارے کانٹے ہوں اور اسے کسی آدمی کے پیٹ میں یُوں داخل کیا جائے کہ ہر کانٹا کسی نہ کسی رَگ میں اٹک جائے، پھر کوئی شخص اسے جھٹکے سے کھینچے تو جو کچھ نکلنا تھا وہ نکل آیا اور جو باقی رہ گیا وہ رہ گیا۔" (احیاء العلوم، ۵/۲۱۰)

حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اے حَواریوں کی جماعت! تم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دُعا مانگو کہ وہ مجھ پر موت کی سختیاں آسان فرمادے، کیونکہ مجھے موت کا خوف اس قدر ہے کہ کہیں اس کے خوف سے ہی مجھے موت نہ آجائے۔ (احیاء العلوم، ۵/۲۰۸)

حضرت سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ قیامت آنے تک مُردہ موت کی تکلیف محسوس کرتا رہتا ہے۔ (احیاء العلوم، ۵/۲۰۹)

سَکَرات میں گر رُوئے محمد پہ نظر ہو
ہر مَوْت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے

(وسائلِ بخشش، ۱۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَزع کے وَقْت انسان کی رُوح نکلنا اِنتہائی دُشوار اور تکلیف دہ عمل ہے۔ لہٰذا اس دُشواری سے بچنے کیلئے اس کی تیاری انتہائی ضروری ہے۔

حضرت سَیِّدُنا امام قُرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مَوْت بہت بڑی مُصِیْبت ہے، لیکن اس سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ انسان مَوْت سے غافِل ہو جائے اور اس کی یاد سے مُنہ پھیر لے اور اس کے لیے اَعمال کرنا چھوڑ دے، بیشک موت میں غور وفکر کرنے والے اور عبرت پکڑنے والے کیلئے نصیحت وعبرت مَوْجُود ہے۔ (التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ، ص:۸)

ہائے! غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں	پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں
جاگ! سُنسان بَن ہے رات آئی	گُرگ بہرِ شکار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! موت کی ہولناکیوں کا صحیح معنوں میں تصوُّر ہی جان لیوا ہے ۔ یقیناً عقلمند وہی ہے جو اس جہانِ ناپائیدار کی دِلچسپیوں سے بیگانہ ہوکر موت کی سختیوں اور تکلیفوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اسی کی تیاری میں مشغول رہے۔ مگر افسوس! ہم عقلمندی کا ثُبوت دینے کے بَجائے موت سے یکسر غافل بیٹھے ہیں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اگر جانوروں کو موت کے بارے میں اتنا عِلْم ہو جاتا جتنا تم جانتے ہو تو تم ان میں سے کسی کو موٹا تازہ نہ کھاتے۔ (التذکرۃ باحوال الموتیٰ وامور الآخرۃ، ص۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اگر جانوروں کو موت کے مُتَعلِّق اتنی معلومات مل جائیں کہ جتنی ہمیں ہیں تو ان میں سے کوئی بھی فَربہ نہ ہوتا۔ ہم جانتے ہیں کہ مَوْت بَرحق ہے، یہ بھی معلوم ہے کہ ایک دن ضَرور مرنا ہے، اس بات سے بھی باخبر ہیں کہ رُوْح نکلنے کا وَقْت اِنْتِہائی کَڑا ہو گا اور مرنے کے بعد دُنیاداری، رِشْتہ داری اور ہماری بُلند کوٹھی و گاڑی کچھ کام نہ آئیں گی، اس بات کا بھی شُعُور ہے لیکن نہ جانے کیوں غَفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں۔ مَنْقُول ہے کہ اگر مَوْت کی تکلیف کا ایک قَطرہ دُنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو سب کے سب پگھل جائیں۔ (احیاء العلوم،۵/ ۲۰۹) اب ذرا سوچئے! وہ موت کہ جس کی تکلیف کے ایک قَطرے کا یہ حال ہے کہ بُلند و بالا پہاڑ جس کی تاب نہ لاکر پگھل جائیں تو یہ تکلیف اِنْسان کیلئے کس قَدر اَذِیَّت کا باعث بنتی ہو گی؟

جاں کَنی کی تکلیفیں ذَبْح سے ہیں بڑھ کر کاش!　　مُرْغ بن کے طَیْبہ میں ذَبْح ہوگیا ہوتا
کاش! کہ نہ دُنیا میں پیدا مَیں ہُوا ہوتا　　قَبْر و حَشْر کا ہر غم خَتْم ہوگیا ہوتا

(وسائل بخشش، ص:۱۶۰،۱۵۸)

دَرْ حقیقت موت کی شِدَّت و تکلیف تو وہی جان سکتا ہے جو اس کا ذائقہ چکھ لے، مگر جس نے موت کا ذائقہ نہیں چکھا وہ خُود کو پہنچنے والے دَرْد اور تکلیف سے اس کا اندازہ کر سکتا ہے۔ حَضْرتِ سَیِّدُنا امام محمد

www.dawateislami.net

بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں:اس کا اندازہ یُوں ہو سکتا ہے کہ جسم کا جو حصّہ بے جان ہو چکا ہو اُسے دَرْد کا احساس نہیں ہوتا اور جس میں جان ہو اسے درد کا احساس ہوتا ہے،جو کہ دَر اصل رُوح کو ہوتا ہے، لہٰذا جب کوئی حصّہ زخمی ہوتا ہے یا آگ سے جل جاتا ہے تو یہی جَلَن یا تکلیف رُوح کی جانب بڑھتی ہے اور جس قَدَر بڑھتی ہے اسی قدر رُوح تکلیف محسوس کرتی ہے۔ اندازہ کرو کہ (اس) صُورت میں تکلیف گوشت، خُون اور دیگر حصّوں میں تقسیم ہوتی ہے اور رُوْح تک اس کا کچھ ہی حصّہ پہنچ پاتا ہے، جبکہ اگر یہی تکلیف دیگر حصّوں کو نہ پہنچے اور براہِ راست رُوح تک پہنچ جائے تو اس کی تکلیف اور شِدَّت کا عالَم کیا ہو گا؟(احیاء العلوم،۵/۲۰۷) مزید فرماتے ہیں: نَزع کی تکالیف براہِ راشت رُوْح پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پھر یہ تکالیف تمام بدن میں یُوں پھیل جاتی ہیں کہ ہر ہر رَگ، پٹھے، حصّے اور جوڑ سے رُوْح کھینچی جاتی ہے نیز ہر بال کی جڑ اور سَر سے پاؤں تک کی کھال کے ہر حصّے سے رُوْح نکالی جاتی ہے۔(احیاء العلوم، ج۵ ص:۲۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رُوْح نکلنے کی تکلیف کے ساتھ ساتھ مال واَسباب، دوست اَحْباب، ماں، باپ اور بھائی بہن سے بچھڑنے کا غم، مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنے کا خوف، تنگ و تاریک قَبْر کی تنہائی کا ڈر، مُہِیْب صُورتوں والے فِرِشتوں یعنی مُنکر نکیر کے سُوالوں کے جوابات دینا مُردے کیلئے کس قَدَر پُر خطر مَراحل ہوتے ہونگے ؟ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے فَضْل و کرم اور عافیت کا سُوال کرتے ہیں، یقیناً ہم سے موت کی سختیاں اور ہولناکیاں برداشت نہ ہو سکیں گی، اس لئے ہمیں چاہیے کہ گُناہوں سے دُور رہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں سے بچتے رہیں اوراس کی خُفْیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں۔ آج سے بلکہ ابھی سے پکی سچی توبہ کرلیجئے اور آئندہ گُناہ نہ کرنے کا عزمِ مُصمّم کرلیجئے۔ نیکیوں میں دل لگانے، گُناہوں سے پیچھا چُھڑانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہئے، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع، ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر شرکت اور ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے، اس کی بَرَکت سے ہمیں نیکیاں کرنے کے بے شُمار مواقع مُیسَّر آئیں

www.dawateislami.net

گے اور مرنے سے پہلے آخرت کی تیاری کرنے کا موقع ملے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

گورِ نیکاں باغ ہو گی خلد کا	مجرموں کی قبر دوزخ کا گڑھا
کر لے توبہ ربّ کی رحمت ہے بڑی	قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

(وسائلِ بخشش، ص ۷۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَوْت کی سختیوں کے اَسْباب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر شخص پر مَوْت کی سختیاں اُس کے اعمال کے مُطابِق ہوتی ہیں، اگر ہم نے اپنی زِنْدگی نیک اَعْمال میں بَسر کی ہو گی تو وَقْتِ نزع ہماری رُوح آرام سے نکلے گی اور اگر ساری عُمر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُناہوں کا سلسلہ رہا تو موت کی سختیاں برداشت نہ کر سکیں گے۔ لہٰذا ابھی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے معمولی نظر آنے والے گُناہ سے بھی باز رہیے اور سُستی کے سبب چھوٹی سی نیکی بھی ہر گز ہر گز نہ چھوڑیئے۔ یاد رکھئے!

قبر کو جنت کا باغ بنانے والے اعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ دُنیا دارُ الْعَمَل (یعنی عمل کرنے کی جگہ) اور آخرت دارُ الْجَزَاء (یعنی بدلہ ملنے کی جگہ) ہے، جو ہم یہاں بوئیں گے وہی آخرت میں کاٹیں گے، گندم بَو کر چاول کی فصل حاصل کرنے کی چاہت کو دیوانے کا خواب ہی کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے سمجھداری کا تقاضا یہی ہے کہ جو آپ کاٹنا چاہتے ہیں اُسی کا بیج بویئے۔ لہٰذا جنت میں جانے کے لئے جنت میں لے جانے والے اعمال کرنے ہوں گے، وہ جنت جہاں ایک انتہائی خوب صورت جہان آباد ہے، جس میں موت کا آزار (یعنی دکھ و تکلیف) نہیں، بیماریاں اور قرض داریاں نہیں، جس میں بڑھاپے کی کمزوری نہیں، غریبی، ناداری، معذوری اور مجبوری

www.dawateislami.net

نہیں بلکہ یہ وہ مقام ہے جہاں زندگی کی ساری رعنائیاں جمع کردی گئی ہیں۔ حسین حُوریں، مزیدار کھانے اور پھل ایسے کہ لوگ تصور نہیں کرسکتے، بستر اور لباس ایسے عمدہ کہ آج بادشاہوں کو نصیب نہیں، کمرے اور محل ایسے شاندار کہ دُنیا کے بڑے بڑے محلات ان کے سامنے چھوٹے دکھائی دیں۔ پھر یہ سب کچھ ہمیشہ کے لئے ملے گا، اس میں کمی کا اندیشہ ہے نہ چھن جانے کا کھٹکا، لیکن نیکیاں کمانے کے لئے کچھ تو محنت کرنی پڑے گی، انسان روزگار میں بھی تو مشقت اٹھاتا ہے کہ اس کے نتیجے میں روزی ملتی ہے۔ آج ہم مال کو بہت اہم سمجھتے ہیں مگر یاد رکھئے کہ بالفرض ہماری قَبْر سونے سے بھر دی جائے، ہمارا سارا سرمایہ اس میں منتقل کردیا جائے تو بھی ہمیں راحت کا ایک لمحہ نہیں دلوا سکتا، یہ زمین یہ پلاٹ بھی ہمارے کسی کام نہ آئیں گے، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ زمین ہماری ہے؟ نہیں! بلکہ ہم اس کے ہیں کہ ایک دن اسی میں سَماجائیں گے۔ اولاد و احباب اور رشتہ دار صرف خاک میں لٹانا جانتے ہیں، پھر صرف اعمال ہی ہمارے رفیقِ قبر ہوں گے۔ دنیا والوں کی اَشک باریاں اور اُداسیاں برزَخ میں ہمارے کیا کام آئیں گی، سوگواروں کی کثرت کیا فائدہ دے گی! کبھی آپ نے سوچا؟ اے کاش! فکرِ آخرت ہم پر ایسی غالب ہوجائے کہ جب تاریکی دیکھیں تو قَبْر کا اندھیرا یاد آجائے، کوئی تکلیف پہنچے تو قبر و حشر کی پریشانیاں سامنے آجائیں، سونے لگیں تو موت اور قَبْر میں لیٹنا یاد آجائے، اے کاش! ہمارا دل نیکیوں میں ایسا لگ جائے کہ گناہ کے خیال سے بھی دُور بھاگیں! آیئے! قَبْر کو رونق بخشنے اور اسے آرام دہ بنانے والے چند اعمال کے بارے میں جانتے ہیں: چُنانچِہ

(1 تا 5) نماز، روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ

حضرتِ سیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ جب نیک آدمی کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمالِ صالحہ، نماز، روزہ، حج، جہاد اور صدقہ وغیرہ اس کے پاس جمع ہوجاتے ہیں، جب عذاب

www.dawateislami.net

کے فرشتے اس کے پیروں کی طرف سے آتے ہیں تو نَماز کہتی ہے: اس سے دور رہو، تمہارا یہاں کوئی کام نہیں، یہ ان پیروں پر کھڑا ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کرتا تھا۔ پھر وہ فرشتے سر کی طرف سے آتے ہیں تو روزہ کہتا ہے: تمہارے لئے اس طرف کوئی راہ نہیں ہے کیونکہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے اس نے بہت روزے رکھے اور طویل بھوک پیاس برداشت کی، فرشتے اس کے جسم کے دوسرے حصوں کی طرف سے آتے ہیں تو حج اور جہاد کہتے ہیں کہ ہٹ جاؤ، اس نے اپنے جسم کو تکلیف میں ڈال کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج اور جہاد کیا تھا لہٰذا تمہارے لئے یہاں کوئی جگہ نہیں ہے۔ پھر وہ ہاتھوں کی طرف سے آتے ہیں تو صدقہ کہتا ہے: میرے دوست سے ہٹ جاؤ، ان ہاتھوں سے کتنے صدقات نکلے ہیں جو محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے دیئے گئے اور ان ہاتھوں سے نکل کر وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت کے درجے پر فائز ہوئے لہٰذا یہاں تمہارا کوئی کام نہیں ہے۔ پھر اس میت کو کہا جاتا ہے کہ تیری زندگی اور موت دونوں بہترین ہیں اور رحمت کے فرشتے اس کی قَبْر میں جنت کا فرش بچھاتے ہیں، اس کے لئے جنتی لباس لاتے ہیں، حدِ نگاہ تک اس کی قَبْر کو فراخ کر دیا جاتا ہے اور جنت کی ایک قندیل اس کی قَبْر میں روشن کر دی جاتی ہے جس سے وہ قیامت کے دن تک روشنی حاصل کرتا رہے گا۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی بیان القبر وسؤالہ، ص ۱۷۱)

دو اندھیرے دور ہوں گے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ "فیضانِ سنت" جلد 1 کے صفحہ 872 پر لکھتے ہیں: منقول ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ سے فرمایا کہ میں نے اُمّتِ مُحَمَّدِیہ علیٰ صاحِبِہا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دو نور عطا کئے ہیں تاکہ وہ دو اندھیروں کے ضَرَر (یعنی نُقصان) سے محفُوظ رہیں۔ سَیِّدُنا مُوسیٰ کَلِیْمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے عَرض کی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ!

www.dawateislami.net

وہ دونور کون کون سے ہیں؟ اِرشاد ہوا: ''نورِ رَمضان اور نُورِ قُرآن۔'' عَرض کی: دواندھیرے کون کون سے ہیں؟ فرمایا، ''ایک قَبْر کا اور دُوسرا قِیامت کا۔'' (دُرَّۃُ النَّاصِحِین ص۹)

خوشبودار قبر

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن غالب حدانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کو جب دفن کیا گیا تو ان کی قَبْر سے مشک کی مہک آنے لگی۔ ایک مرتبہ کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: ''آپکی قَبْر سے خوشبو کیسی آتی ہے؟'' فرمایا: ''تِلْکَ رَاءِحَۃُ التِّلَاوَۃِ وَالظَّمَاءِ یعنی یہ تلاوت اور روزے کی برکت ہے۔'' (حلیۃ الاولیاء، الحدیث ۸۵۵۳، ج۶، ص۲۶۶)

نَماز و روزہ وحَجّ و زکوٰۃ کی توفیق	عطا ہو اُمّتِ محبوب کو سدا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(6) صبر کے انوار

ایک طویل حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ جب مرنے والے کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو نماز اس کی دائیں طرف آتی ہے اور روزے بائیں طرف اور قراٰن وذکر واذکار اس کے سر کے پاس اور اس کا نمازوں کی طرف چلنا قدموں کی طرف اور صبر قَبْر کے ایک گوشہ میں آتا ہے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ عذاب بھیجتا ہے تو نماز کہتی ہے: '' پیچھے ہٹ کہ یہ تمام زندگی تکالیف برداشت کرتا رہا، اب آرام سے لیٹا ہے۔'' پھر عذاب بائیں طرف سے آتا ہے تو روزے یہی جواب دیتے ہیں، سر کی جانب سے آتا ہے تو یہی جواب ملتا ہے۔ پس عذاب کسی جانب سے بھی اس کے پاس نہیں پہنچتا۔ جس راہ سے جانا چاہتا ہے اُسی طرف سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست کو محفوظ پاتا ہے لہٰذا وہ وہاں سے چلا جاتا ہے۔ اس وقت صَبْر تمام اعمال سے کہتا ہے کہ میں اس لیے نہ بولا کہ اگر تم سب عاجز ہو جاتے تو میں بولتا، لیکن میں اب پل صِراط

www.dawateislami.net

اور میزان پر کام آؤں گا۔(الموسوعۃ لابن ابی الدنیا، الحدیث ۲۵۴،ج ۵، ص ۴۷۲)

(7)مسجد روشن کرنے کی برکت

حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مرفوعاً روایت کی کہ "جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مساجد کو روشن کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی قبْر کو روشن فرمائے گا اور جس نے اس میں خوشبوئیں رکھیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں اس کے لئے خوشبو مہیا کرے گا۔" (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص۱۵۹)

(8)مریض کی عیادت

حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "حضرتِ سیِّدنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کی کہ "مریض کی عیادت کرنے والے کو کیا اجر ملے گا؟" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "اس کے لئے دو فرشتے مقرر کئے جائیں گے جو قیامت تک اس کی قبْر میں روزانہ اس کی عیادت کریں گے۔" (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، ص۱۵۹)

(9)سورۂ مُلک پڑھنے کا انعام

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ "جب بندہ قبْر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے: "تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلْک پڑھا کرتا تھا۔" پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ "تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلْک پڑھا کرتا تھا۔" پھر وہ اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو سر کہے گا کہ "تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں، کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلْک پڑھا کرتا تھا۔" تو یہ سورت روکنے

www.dawateislami.net

والی ہے، عذابِ قبر سے روکتی ہے، توراۃ میں اس کا نام **سورۂ مُلْک** ہے۔ جو اسے رات میں پڑھتا ہے بہت زیادہ اور اچھا عمل کرتا ہے۔ (المستدرک، کتاب التفسیر، باب المانعۃ من عذاب القبر، الحدیث ۳۸۹۲، ج۳، ص ۳۲۲)

قبر میں فرشتہ قراٰن پڑھائے گا

رسولِ **ثَقَلَین**، **سلطانِ کونَین** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ''جو شخص قراٰن پڑھنا شروع کرے اور اسے ازبر کرنے سے پہلے ہی مر جائے تو اس کی قَبْر میں ایک فرشتہ اسے قراٰن شریف سکھاتا ہے تو اس حال میں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کرے گا کہ اسے پورا قراٰن حفظ ہو گا۔''

(کنز العمال، الحدیث ۶۴۴۲، ج۱، ص ۳۷۲)

(10) سورۂ یٰس شریف کی برکت

مُلک یمن میں جب لوگ ایک مُردے کو دفن کر کے واپس ہونے لگے تو انہوں نے قَبْر میں مارنے پیٹنے کی آواز سنی۔ پھر اچانک قَبْر سے ایک کالا کتا نمودار ہوا۔ ایک شخص نے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' اس نے جواب دیا: ''میں میت کا بُرا عمل ہوں۔'' پوچھا: ''پٹائی تمہاری ہو رہی تھی یا اس مردے کی؟'' اس نے کہا: ''میری ہی ہو رہی تھی، **سورۂ یٰس** اور دوسری سورتیں اس کے پاس تھیں، وہ میرے اور اس کے درمیان حائل ہو گئیں اور مجھ کو مار بھگایا۔'' (شرح الصدور ص ۱۸۶)

(11) سورۂ سجدہ شفاعت کرے گی

حضرت خالد بن مَعْدان تابعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سورۂ سجدہ قبر میں اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑا کرے گی اور عرض کرے گی: ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما لے اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھے اپنی کتاب سے مٹا دے۔'' **سورۂ سجدہ** پرندے کی مانند ہو گی اور اپنے پروں کو پڑھنے

www.dawateislami.net

والے پر پھیلادے گی ، اس کے حق میں شفاعت کرے گی اور اسے قبر کے عذاب سے بچائے گی۔(در منثور ج٦ ص ٥٣٥)

(12)سورۂ زِلزال پڑھنے کی برکتیں

حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: جس نے جمعہ کے دن مغرب کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ''**اِذَا زُلۡزِلَت** ''(**یعنی سورۂ زِلۡزَال**)پندرہ مرتبہ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس پر سکراتِ موت کی سختی نرم کر دے گا،اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرمادے گا اور پلِ صراط پر ثابت قدمی عطا فرمائے گا۔(شرح الصدور ص ١٨٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!جب میت قبر میں دفن کی جاتی ہے تو قبر اسے دباتی ہے، قبر کے دبانے سے نہ مؤمن بچتا ہے نہ کافر، نہ نیک نہ بد، بچہ نہ جوان، فرق صرف یہ ہے کہ کافر سخت دباؤ میں پکڑا جاتا ہے اس کی پسلیاں ادھر ادھر ہو جاتی ہیں اور مؤمن کے لئے دباؤ ایسا ہوتا ہے جس طرح ماں اپنے بچے کو پیار سے دباتی ہے، بلی اپنے بچے کو بھی منہ میں دباتی ہے اور چوہے کو بھی مگر دونوں میں فرق ہے۔

(ماخوذ از مرآۃ المناجیح ج ا ص ١٤١ و ج ٢ ص ٤٥٦، ٤٥٧)

(13)سورۂ اخلاص پڑھنے کا فائدہ

حضور اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مرض الموت میں سورۃ الاخلاص پڑھی تو وہ قبر کے فتنے اور اس کے دبانے سے محفوظ رہے گا۔(المعجم الاوسط ج ٤ ص ٢٢٢ حدیث ٥٧٨٥)

(14)شبِ جمعہ کا دُرُود

بُزُرگانِ دین علیھم رحمۃُ اللہِ المُبِین نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات)اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا:

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ
الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

وہ موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اسیقَر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السَّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(15) قبر کی غم گسار

حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کو کندھا دینے کے بعد کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے لیے موت میں برکت دے۔ تو ایک غیبی آواز سُنائی دی: ''اور موت کے بعد بھی۔'' یہ سن کر مجھ پر بہت خوف طاری ہوا۔ جب لوگ اسے دفن کر چکے تو میں قَبْر کے پاس بیٹھ کر احوالِ آخرت پر غور و فکر کرنے لگا۔ اچانک قَبْر سے ایک حسین و جمیل شخص باہر نکلا، اس نے صاف ستھرے کپڑے پہن رکھے تھے جن سے خوشبو مہک رہی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ: '' اے ابراہیم!''میں نے کہا: ''لَبَّیْک'' پھر میں نے ان سے پوچھا: '' خدا عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ کون ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: تخت پر سے '' موت کے بعد بھی'' کہنے والا میں ہی ہوں۔ میں نے کہا کہ آخر آپ کا نام کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرا نام سنت ہے میں دنیا میں انسان کی ہمدرد ہوتی ہوں اور قَبْر میں نور و مُونس و غم گُسار اور قیامت میں جنت کی طرف رہنما اور قائد بنتی ہوں۔(شرح الصدور، ص ۲۰۴)

(16) تہجد کا نور

www.dawateislami.net

تاجدارِ حرم، سراپا جُود و کرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ حضرت ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: ”جب تم کہیں سفر پر روانہ ہوتے ہو تو کتنی تیاری کرتے ہو! قیامت کی تیاری کا عالَم کیا ہو گا! اے ابوذر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! کیا میں تم کو ایسی شے کی خبر نہ دوں جو تمہیں قیامت کے دن نفع دے؟“ حضرت سیدنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان ضرور ارشاد فرمایئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سخت گرمی کے موسم میں حَشْر کے لئے روزہ رکھو اور رات کی تاریکی میں دو رکعتیں پڑھو تاکہ قَبْر میں روشنی ہو۔“ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب التہجد وقیام اللیل، الحدیث ۱۰، ج ۱، ص ۲۴۲)

(18) نیکی کی دعوت

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ”بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۶، ص ۵، رقم ۷۶۲۲)

مُبلِّغین کی قبریں اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جگمگائیں گی

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ سنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِن شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو گا۔ اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبلِّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں کی قُبور

www.dawateislami.net

بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حُضُور مُفِیضُ النُّور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کے صدقے نورٌ علٰی نور ہوں گی۔

عطاہو ''نیکی کی دعوت'' کا خوب جذبہ کہ		دُوں دُھوم سنّتِ محبوب کی مچا یارب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(19) دنیا میں مصیبت اٹھانا

کسی بُزرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بن ذکوان علیہ رحمۃ الرحمٰن کو اُن کی وَفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تو اِستِفسار کیا: کونسی قَبریں زِیادہ روشن ہیں؟ فرمایا، دُنیا میں مصیبتیں اُٹھانے والوں کی۔ (تنبیہ المغترین، الباب الثالث، ص۱٦٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! وہ گُھپ اندھیری قبْر جسے دنیا کا کوئی برقی بلب روشن نہیں کر سکتا اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نور کے صدقے پریشان حالوں کیلئے نور نور ہو کر جگمگا اُٹھے گی۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا		جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے
یارسولَ اللہ آ کر قبر روشن کیجئے		ذات بے شک آپ کی تو مَنبَعِ انوار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(20) لوگوں کو تکلیف نہ پہنچانے کا انعام

حضرت سیِّدنا ابو کاہل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ جو لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے قبْر کی تکلیف سے بچائے گا۔ (المعجم الکبیر، الحدیث ۸۲۹، ج ۸۱، ص ۱٦۳)

(21) صدقہ دینے سے قبر کی گرمی دور ہوتی ہے

www.dawateislami.net

حضرتِ سیّدُنا عُقْبَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ **سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "**بیشک** کسی شخص کا صدقہ اس کی قَبْر سے گرمی کو دور کر دیتا ہے اور قیامت کے دن مؤمن اپنے صدقے کے سائے میں ہو گا۔" (المعجم الکبیر، الحدیث ۷۸۸، ج۱۷، ص۲۸۶)

علم قبر میں ساتھ رہے گا

سیِّدُ المرسَلِین، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب عالم فوت ہوتا ہے تو اس کا علم قیامت تک قَبْر میں اس کو مانوس کرنے کے لئے **متشکل** ہو کر (یعنی شکل اختیار کر کے) رہتا ہے اور زمین کے کیڑوں کو دور کرتا ہے۔ (شرح الصدور للسیوطی، باب احادیث الرسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فی عدۃ امور، ص ۱۵۸)

اولاد کو عِلمِ دین سکھانے کی بَرَکت

حضرت سیِّدنا **عیسیٰ رُوحُ اللہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک قَبْر کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ قَبْر میں مُردے کو عذاب ہو رہا تھا۔ کچھ دیر بعد پھر گزرے تو دیکھا کہ قَبْر میں نور ہی نور ہے اور وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت برس رہی ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام بہت حیران ہوئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس کا راز بتادے کہ پہلے اس پر عذاب کیوں ہو رہا تھا اور اب اسے جنت کی نعمتیں کیسے مل گئیں؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: "اے عیسیٰ! یہ سخت گنہگار اور بدکار تھا، اس وجہ سے عذاب میں گرفتار تھا، مرنے کے بعد اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اور آج اس کو مدرسے بھیجا گیا، استاذ نے اسے **بِسْمِ اللہ** پڑھائی، مجھے حیا آئی کہ میں زمین کے اندر اس شخص کو عذاب دوں جس کا بچہ زمین پر میرا نام لے رہا ہے۔" (التفسیر الکبیر، الباب الحادی عشر، ج۱، ص۱۵۵)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علم دین سکھانے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدارس المدینہ اور جامعات المدینہ بھی ہیں جہاں پر ہزارہا طلبہ و طالبات الگ الگ علمِ دین حاصل کرتے ہیں۔

www.dawateislami.net

مِری آنے والی نسلیں تیرے عشق ہی میں مچلیں		انہیں نیک تم بنانا مَدَنی مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کا ثواب

نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور ذکر میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آکر پوچھتا ہے: ''کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟'' وہ کہتا ہے کہ '' تو کون ہے؟'' تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ ''میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا، آج میں تیری وحشت میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور تجھے روزِ قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، الحدیث ۲۳، ج ۳، ص ۲۶۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرنے کے بعد قبر کی تنہائیوں، وحشتوں، گھبراہٹوں، اندھیروں میں کام آنے والے اعمال کے بارے میں آپ نے سُنا، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ قبر میں کام آئیں گے، عذاب سے بچائیں گے، رمضان و قرآن قبر و قیامت کا اندھیرا دور کریں گے، تلاوت و روزے قبر میں خوشبو کا باعث بنیں گے، صبر قبر میں روشنی کرے گا اور پل صراط و میزان پر کام آئے گا، مسجد کو روشن کرنا، قبر کی روشنی کا سبب بنے گا، مریض کی عیادت کرنے والے مسلمان کے لئے دو فرشتے روزانہ قبر میں اُس کی عیادت کریں گے، سورۂ ملک کی تلاوت عذابِ قبر سے بچائے گی، قرآنِ پاک حفظ کرنے کی کوشش میں مرنے والا یہ سعادت پائے گا کہ فرشتہ اُسے قبر میں قرآن حفظ کروائے گا، سورۂ یٰسٓ قبر سے عذاب کو مار

www.dawateislami.net

بھگائے گی، سورۂ سجدہ عذابِ قبر سے بچائے گی، سورۂ زِلزال پڑھنے کی برکت سے سکراتِ موت کی سختی آسان، عذابِ قبر سے تحفظ اور پُل صِراط پر ثابت قدمی عطا ہو گی، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں پر عمل کرنا، قبر میں روشنی و اُنسیت کا سبب بنے گا، نمازِ تہجد، قبر میں روشنی کرے گی، نیکی کی دعوت دینا، قبر کی وحشت دور کر کے روشنی کا باعث ہو گا، صدقہ، قبر کی گرمی کو دور کرے گا، علمِ دین، قبر میں اُنسیت دے گا اور زمین کے کیڑوں کو دور کرے گا، اولاد کو علمِ دین سکھانے کی برکت سے عذابِ قبر دور ہو گا، مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کے سبب، قبر کی وحشت میں اُنسیت ہو گی اور نکیرین کے سوالات کے جوابات میں ثابت قدمی عطا ہو گی۔

جوابِ قبر میں مُنکَر نکیر کو دوں گا		تِرے کرم سے اگر حوصلہ ملا یاربّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اعمال قبر میں کشادگی، روشنی، خوشبو اور رِضائے الٰہی کا سبب بنیں گے اور اگر بُرے اعمال لے کر قبر میں پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی صورت میں قبر جہنم کا گڑھا بھی بن سکتی ہے، عذاب کا سلسلہ بھی ہو سکتا ہے، یاد رکھئے! پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا، چغل خوری کرنا عذابِ قبر کے اسباب میں سے ہے، غیبت کرنا، نماز کی ادائیگی میں غفلت برتنا، عذابِ قبر کے اسباب میں سے ہے، والدین کے نافرمان کو قبر، اس طرح دبائے گی کہ پسلیاں ٹُوٹ پھُوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی، زکوۃ نہ دینے کا گناہ بھی، عذابِ قبر کا سبب ہے، شراب نوشی، بدکاری، جھوٹی قسمیں کھانا اور روزہ نہ رکھنا، یہ بھی عذابِ قبر کے اسباب میں سے ہیں، ملاوٹ کرنا، عذاب قبر کے اسباب میں سے ہے، غسلِ جنابت میں اس قدر تاخیر کرنا کہ نماز کا وقت نکل جائے، یہ بھی عذابِ قبر کے اسباب میں سے ہے، سُود خوری، عذابِ قبر کے اسباب میں سے ہے، مسجد میں ہنسنا، قبر میں اندھیرا لانے کے اسباب میں سے ہے، یاد رکھئے! ہم اپنی قبر کو یاد کریں یا نہ کریں، قبر روزانہ پکار پکار کر ہمیں یاد

کرتی ہے۔ چنانچہ

قبر کی پُکار

محترم نبی، مکّی مدنی، محبوبِ ربِّ غنی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''قَبْر روزانہ پکار کر کہتی ہے کہ میں مسافرت کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں۔'' جب مؤمن بندہ دفنایا جاتا ہے تو قَبْر کہتی ہے: ''مَرْحَبا! تُو اپنے ہی گھر آیا! میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے تم مجھے زیادہ محبوب ہو، آج جب تم میرے حوالے کر دیئے گئے ہو تو تم عنقریب دیکھوگے میں تم سے کیا (اچھا) سلوک کرتی ہوں۔'' چنانچہ قبر اس کے لئے حدِ نگاہ تک کُشادہ ہو جاتی ہے اور اس کیلئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ مگر جب گنہگار یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قَبْر کہتی ہے: ''نہ تو تجھے مبارک ہو اور نہ ہی یہ تیرا گھر ہے۔ میری پیٹھ پر چلنے والوں میں سے میرے نزدیک تو سب سے بُرا ہے، آج جب کہ تو میرے سپرد کیا گیا تو عنقریب تُو دیکھے گا میں تیری کیسی خبر لیتی ہوں!'' یہ کہہ کر قبْر اُسے اس طرح دباتی ہے کہ مُردے کی پسلیاں ایک دوسرے میں پَیوَست ہو جاتی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات فرماتے ہوئے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں ڈالا، پھر فرمایا: ''اس کیلئے ستر اژدھے مُسَلَّط کر دیئے جاتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی زمین پر پھونک مار دے تو رہتی دنیا تک زمین سے کچھ نہ اُگے، یہ اژدھے اُسے ڈَستے اور نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ اسے حساب کے لئے لے جایا جائے۔'' (جامع الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، الحدیث ۲۴۶۸، ج۴، ص ۲۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہائے ہمارا کیا بنے گا! ہم تو اپنی قَبْر کو یکسر بھولے ہوئے ہیں۔ **فَتْحُ الْبَارِی** میں ہے: ''**اِنَّ الْبَرْزَخَ مُقَدَّمَۃُ الْاٰخِرَۃِ** یعنی بے شک بَرزَخ آخرت کی پیش گوئی ہے۔'' (فتح

www.dawateislami.net

الباری، کتاب الادب، تحت الحدیث ۶۰۵۵، ج۱۰، ۳۹۹) آہ! ہماری غفلت کہ نزع کی سختیوں، قبر کے اندھیروں، اس میں موجود کیڑے مکوڑوں، منکر نکیر کے سخت لہجے میں کئے جانے والے سوالوں، بوسیدہ ہو جانے والی ہڈّیوں، عذابِ قبر کی شدّتوں سے آگاہ ہونے کے باجود نیکیاں کمانے کی جستجو نہیں کرتے!

گو پیشِ نظر قبر کا پُر ہَول گڑھا ہے		افسوس مگر پھر بھی یہ غفلت نہیں جاتی
اے رحمتِ کونین! کمینے پہ کرم ہو		ہائے! نہیں جاتی بُری خصلت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش، ص۳۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تنہائی ہی کافی ہے

بالفرض اگر قبر میں کوئی عذاب نہ بھی ہو تو تنگ و تاریک قبر میں طویل عرصے تک تنہا رہنا ہی شدید آزمائش ہے کیونکہ ہماری نازُک مزاجی کا تو یہ عالَم ہے کہ اگر ہمیں تمام تر سہولیات وآسائشات سے آراستہ و پیراستہ عالیشان بنگلے یا کوٹھی میں کچھ دنوں کے لئے تنہا قید کر دیا جائے تو گھبرا جائیں۔

کہہ رہی ہے شاہوں سے قبر کی یہ تنہائی		تاج و تخت کے مالک آج کیوں اکیلے ہیں

دُنیا سے جانے والوں کو یاد کیجئے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ فرماتے ہیں: ”میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی کبھی تنہائی میں دل کو ہر طرح کے دُنیاوی خَیالات سے پاک کر کے اپنے اُن دوستوں، رشتے داروں کو یاد کیجئے جو وفات پاچکے ہیں، اپنے قُرب وجَوار میں رہنے والے فوت شُدگان میں سے ایک ایک کو یاد کیجئے اور تصوُّر ہی تصوُّر میں ان کے چہرے سامنے لائیے اور خیال کیجئے کہ وہ کس طرح دنیا میں اپنے اپنے مَنْصَب وکام میں مشغول تھے، لمبی لمبی اُمّیدیں باندھے دُنیاوی تعلیم کے ذَرِیْعے مُستقبِل کی بہتری کیلئے کوشاں

www.dawateislami.net

تھے اور ایسے کاموں کی تدبیر میں لگے تھے جو شاید سالہاسال تک مکمّل نہ ہو سکیں، دنیاوی کاروبار کیلئے وہ طرح طرح کی تکلیفیں اور مشَقّتیں برداشت کیا کرتے تھے ،وہ صِرف اِس دنیا ہی کیلئے کوشِشوں میں مَصروف تھے ،اِسی کی آسائشیں انہیں محبوب اور اِسی کا آرام انہیں مرغوب تھا۔وہ یوں زندگی گزار رہے تھے گویا انہیں کبھی مرنا ہی نہیں، چُنانچِہ وہ موت سے غافِل،خوشیوں میں بدمست اور کھیل تماشوں میں مگن تھے۔ان کے کَفَن بازار میں آچکے تھے لیکن وہ اس سے بے خبر دنیا کی رنگینیوں میں گُم تھے۔ آہ! اِسی بے خبری کے عالَم میں انہیں یکا یک موت نے آلیا اور وہ قبروں میں پہنچا دیئے گئے۔اُن کے ماں باپ غم سے نِڈھال ہوگئے، اُن کی بیوائیں بے حال ہو گئیں،اُن کے بچّے بِلکتے رہ گئے، مستقبل کے حسین خوابوں کا آئینہ چکنا چور ہو گیا۔اُمّیدیں ملیامیٹ ہو گئیں ،اُن کے کام اَدھورے رہ گئے ،دنیا کے لئے اُن کی سب محنتیں رائیگاں گئیں۔وُرَثاء اُن کے اموال تقسیم کر کے مزے سے کھا رہے ہیں اور اُن کو بھول چکے ہیں۔

جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر		اور اٹھتے چلے جارہے ہیں برابر
یہ ہروقت پیشِ نظر جب ہے منظر		یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیونکر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے		یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(ویران محل،ص۱۷)

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دن اور رات گویا دو سواریاں ہیں جن پر ہم باری باری سوار ہوتے ہیں ،یہ سواریاں مسلسل اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں اور ہمیں موت کی منزِل پر پہنچا کر ہی دَم لیں گی، کیا

www.dawateislami.net

کبھی آپ نے غور کیا کہ ہم دن کے گزرنے اور رات کے کٹنے پر بہت خوش ہوتے ہیں حالانکہ ہماری زندگی کا ایک دن یا ایک رات کم ہو جاتی ہے اور ہم موت کے مزید قریب ہو جاتے ہیں، ہماری حیثیت تو اُس بلب کی سی ہے جس کی ساری چکاچوند اور توانائی پلاسٹک کے ایک بٹن میں چھپی ہوتی ہے، اُس بٹن پر پڑنے والا انگلی کا ہلکا سا دباؤ اس کی روشنیاں گُل کر دیتا ہے، اسی طرح موت کا وقت آنے پر ہمارا چاک چوبند جسم اتنا بے بس ہو جاتا ہے کہ ہم اپنی مرضی سے ہاتھ بھی نہیں ہِلا سکتے، اگرچہ یہ طے ہے کہ ایک دن ہمیں بھی مرنا ہے مگر ہم نہیں جانتے کہ موت میں کتنا وقت باقی ہے؟ کیا معلوم کہ آج کا دن ہماری زندگی کا آخری دن یا آنے والی رات ہماری زندگی کی آخری رات ہو! بلکہ ہمارے پاس تو اس کی بھی ضمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس لے سکیں گے یا نہیں؟ کیونکہ سانس پھیپھڑوں میں جاتے اور باہر نکلتے وقت انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر اعتبار کیا جا سکتا ہے، عین ممکن ہے کہ جو سانس ہم لے رہے ہیں وہی آخری ہو دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے! کیا خبر یہ سُننے کے دوران ہی ملک الموت علیہ السلام ہماری رُوح قبض فرمالیں! آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فلاں اسلامی بھائی اچھے خاصے تھے، بظاہر انہیں کوئی مرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے چند منٹ کے اندر اندر اُن کا انتقال ہو گیا، یونہی کسی بھی لمحے ہمیں اس دُنیا سے رخصت ہونا پڑ سکتا ہے کیونکہ جو رات قَبْر میں گزرنی ہے وہ باہر نہیں گزر سکتی۔

بوقتِ نَزع سلامت رہے مِرا ایماں		مجھے نصیب ہو توبہ ہے التجا یارب

(وسائلِ بخشش، ص۸۷)

موت کو یاد کرنے کا فائدہ

حضرتِ سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب

www.dawateislami.net

وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:'' جسے موت کی یاد خوفزدہ کرتی ہی قبر اس کے لئے جنت کا باغ بن جائے گی۔'' (جمع الجوامع، الحدیث ۳۵۱۶، ج۲، ص۱۴)

اپنی موت کو یاد کیجئے

ذرا تصوُّر کی نگاہ سے دیکھئے کہ میری موت کا وقت آن پہنچا ہے، مجھ پر غشی طاری ہو چکی ہے، لوگ بے بسی کے عالَم میں مجھے موت کے منہ میں جاتا ہوا دیکھ رہے ہیں مگر کچھ کر نہیں سکتے، نزع کی سختیاں بھی شروع ہو گئیں مگر میں اپنی تکلیف کسی کو بتا نہیں سکتا کیونکہ ہر وقت چہکنے والی زبان اب خاموش ہو چکی ہے، سخت پیاس محسوس ہو رہی ہے مگر کسی سے دو گھونٹ پانی نہیں مانگ سکتا، اِسی دوران کوئی مجھے تلقین کرنے (یعنی میرے سامنے کلمۂ پاک پڑھنے) لگا، پھر رفتہ رفتہ سامنے کے مناظر دُھندلے ہونے لگے، گلے سے خرخراہٹ کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں اور بالآخر رُوح نے جسم کا ساتھ چھوڑ دیا یعنی میرا اِنتقال ہو گیا۔ عزیز و اَقارب پر گریہ طاری ہو گیا۔ اہل و عیال مثلاً بیوی بچوں، بہن بھائی، ماں باپ وغیرہ کی آنکھیں شدتِ غم سے نَم ہیں۔ کسی نے آگے بڑھ کر میری آنکھیں بند کر دیں، پاؤں کے دونوں انگوٹھے اور دونوں جبڑوں کو کپڑے کی پٹی سے باندھ کر مجھ پر چادر اَوڑھا دی گئی۔ میری موت کے اِعلانات ہونے لگے، رشتہ داروں اور دوستوں کو اِطلاعات دی جانے لگیں۔ کچھ لوگ میری تکفین و تدفین کے انتظامات میں لگ گئے۔ غسل کا اِنتظام ہونے پر مجھے تختۂ غسل پر لٹا کر غسل دیا گیا اور کفن پہنا کر میری میِّت آخری دیدار کے لئے رکھ دی گئی۔ میرے چاہنے والوں نے آخری مرتبہ مجھے دیکھا کہ یہ چہرہ اب دنیا میں دوبارہ ہمیں دکھائی نہ دے گا، گھر کی فضا سوگوار ہے اور دَر و دیوار پر اُداسی چھائی ہوئی ہے۔ پھر میرے ناز اٹھانے والوں نے میرا جنازہ اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور جنازہ گاہ کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ وہاں پہنچ کر میری نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور میرے جنازے کا رُخ اُس قبرستان کی طرف

www.dawateislami.net

کر دیا گیا جہاں مجھے اپنی زندگی میں رات کے وقت تنہا آنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی مگر اب نہ جانے کتنی راتیں اِس قبرستان میں گزارنی ہوں گی !یہ وہی قبرستان ہے جو اپنے نئے مکینوں کا منتظر ہوتا ہے، جہاں پر انسانوں کے ساتھ ان کی خواہشات بھی دفن ہو جاتی ہیں۔لوگوں نے میری لاش کو چارپائی سے اٹھا کر اُس قبْر میں منتقل کر دیا جس کے بارے میں حدیث پاک میں آیا کہ جنت کا ایک باغ ہے ..یا.. دوزخ کا گڑھا !(اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج۴ص۲۰۱،الحدیث:۵۱۱۵) قَبْر پر مٹی ڈال کر جب میرے ساتھ آنے والے لَوٹ کر چلے تو میں نے اُن کے قدموں کی چاپ سُنی، اُن کے جانے کے بعد قَبْر مجھ سے ہم کلام ہوئی اور کہنے لگی: اے آدَمی! کیا تُو نے میرے حالات نہ سُنے تھے ؟ کیا میری تنگی، بدبو، ہولناکی اور کیڑوں سے تجھے نہیں ڈرایا گیا تھا؟ اگر ایسا تھا تو پھر تُو نے کیا تیّاری کی ؟

قبر میں مجھ کو لٹا کر اور مِٹّی ڈال کر		چل دیئے ساتھی نہ پاس اب کوئی رِشتے دار ہے
خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا		جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۹،۴۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہم پر کیا گزرے گی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کے دو گھر ہوتے ہیں: ایک زمین کے اوپر اور ایک زمین کے اندر (یعنی قبر)، آج ہم اپنے گھر کو آرام دہ وپُر سکون بنانے کے لئے کیسے کیسے جَتَن کرتے ہیں، اندھیرے کو دور کرنے کے لئے جگہ جگہ بَلْب روشن کرتے ہیں، گرمی میں ٹھنڈک کے لئے اِیَر کَنڈِیشَنَر (Air conditioner) اور سردی کے موسم میں سردی سے بچنے کے لئے ہِیٹر (Heater) تک لگواتے ہیں، بجلی چلی جائے تو مُتَبادِل اِنتظام کے طور پر جنریٹر اور یو.پی.ایس (U.P.S) تیار رکھتے ہیں، مگر ایک دن

www.dawateislami.net

سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خالی ہاتھ دوسرے گھر یعنی قَبْر میں منتقل ہو جائیں گے۔ سوچئے تو سہی اُس وقت ہم پر کیا گزرے گی جب قَبْر کی وحشتوں، گہری تاریکیوں اور اجنبی ماحول کی اُداسیوں میں تنہا ہوں گے، کوئی ہمدرد نہ مدد گار، کسی کو بُلا سکیں نہ خُود کہیں جا سکیں، ہم پر کیسی گھبراہٹ طاری ہو گی! ؎

اندھیرا کاٹ کھاتا ہے اکیلے خوف آتا ہے		تو تنہا قبر میں کیونکر رہوں گا یارسولَ اللہ
نکیرین امتحاں لینے کو جب آئینگے تُربت میں		جوابات اُن کو آقا کیسے دوں گا یارسولَ اللہ
برائے نام دردِ سر سہا جاتا نہیں مجھ سے		عذابِ قبر کیسے سہ سکوں گا یارسولَ اللہ
یہاں چیونٹی بھی تڑپا دے مجھے تو قبر کے اندر		میں کیونکر ڈنک بچھو کے سہوں گا یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص ۳۲۲،۳۲۳)

مُردے کے صدمے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''فیضانِ سنت'' جلد 2 کے 499 صَفحات پر مشتمل باب، ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صَفْحَہ 67 پر ہے: اوّل تو موت کے صدمے کا تصوُّر ہی جان کو گھلانے والا ہے اور اوپر سے خدا و مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی صورت میں عذاب ہوا تو کیسے برداشت ہو سکے گا! مُردے کے صدمے کا نقشہ کھینچتے ہوئی میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: وہ موت کا تازہ صدمہ اٹھائے ہوئے رُوح (کہ نکلتے وقت) جس کا ادنیٰ جھٹکا سَو ضربِ شمشیر (یعنی تلوار کے سو وار) کے برابر، جس کا صدمہ ہزار ضربِ تیغ (یعنی تلوار کے ہزار وار) سے سخت تر، بلکہ ملکُ الموت (علیہ السلام) کا دیکھنا ہی ہزار تلوار کے صدمے سے بڑھ کر۔ وہ نئی جگہ، وہ نِری تنہائی، وہ ہر طرف بھیانک بے کسی چھائی، اِس پر وہ نکیرَین (یعنی منکر نکیر) کا اچانک آنا، وہ سخت ہیبت ناک صورَتیں دکھانا کہ آدمی دن کو ہزاروں کے مجمع

www.dawateislami.net

میں دیکھے تو حواس بَجانہ رہیں، کالا رنگ، نیلی آنکھیں دیگوں کے برابر بڑی، اَبرَق (چمکیلی دھات) کی طرح شُعلہ زن، سانس جیسے آگ کی لَپَٹ، بیل کے سینگوں کی طرح لمبے نوک دار کیلے (یعنی اگلے دانت)، زمین پر گِھسٹتے سر کے پیچیدہ بال، قدو قامت جسم و جَسامت بلا و قیامت کہ ایک شانے (یعنی کندھے) سے دوسرے (کندھے) تک منزلوں (یعنی بے شمار کلو میٹرز) کا فاصِلہ، ہاتھوں میں لوہے کا وہ گُرز (یعنی ہتھوڑا) کہ اگر ایک بستی کے لوگ بلکہ جنّ و اِنس جمع ہو کر اٹھانا چاہیں نہ اٹھا سکیں، وہ گرج کڑک کی ہولناک آوازیں، وہ دانتوں سے زمین چیرتے ظاہر ہونا، پھر ان آفات پر آفت یہ کہ سیدھی طرح بات نہ کرنا، آتے ہی جھنجھوڑ ڈالنا، مُہلَت نہ دینا، کَڑکتی جِھڑکتی آوازوں میں امتحان لینا۔ **وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اِرْحَمْ ضُعْفَنَا يَا كَرِيْمُ يَا جَمِيْلُ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ اٰلِهِ الْكِرَامِ وَ سَآئِرِ الْاُمَّةِ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔** (ترجمہ: اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے لئے کافی ہے اور وہ سب سے بڑا کارساز ہے۔ اے کرم فرمانے والے! ہماری کمزوری پر رَحم و کرم فرما، اے ربِّ جمیل! دُرُود و سلام بھیج نبیِّ رَحمت (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اور ان کی عزّت والی آل اور بَقِیّہ تمام اُمّت پر۔ قَبول فرما، قَبول فرما، اے سب سے زیادہ رَحم و کرم فرمانے والے!) (فتاویٰ رضویہ ج۹ ص ۹۳۴ تا ۹۳۷)

گُھپ اندھیرا کا بھی وَحشت کا بسیرا ہو گا		قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یارب!
گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ		ہائے بربادی! کہاں جا کے چُھپوں گا یارب!
ڈنک مچھر کا سہا جاتا نہیں، کیسے میں پھر		قبر میں بچّھو کے ڈنک آہ سہوں گا یارب!
گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی		ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارب!
عَفو کر اور سدا کے لئے راضی ہو جا		گر کرم کر دے تو جنّت میں رہوں گا یارب!

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! **صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد**

www.dawateislami.net

(وسائلِ بخشش، ص ۸۴،۸۵)

قبر والے کس پر رشک کرتے ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما سے مروی ہے: ''کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں ملک الموت (علیہ السلام) قبرستان میں یہ اعلان نہ کرتے ہوں: ''اے قبر والو! آج تمہیں کن لوگوں پر رشک ہے؟'' تو وہ جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں: ''ہمیں مسجد والوں پر رشک ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز پڑھتے ہیں اور ہم نماز نہیں پڑھ سکتے۔ وہ روزے رکھتے ہیں اور ہم نہیں رکھ سکتے۔ وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔'' پھر اہل قبر اپنے گزشتہ زمانے پر نادِم (یعنی شرمسار) ہوتے ہیں۔'' (الروض الفائق، المجلس الثالث فی ذکر الموت۔۔۔الخ، ص ۲۷)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی		جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجل بھی
بس اب اپنے اس جہل سے تُو نکل بھی		یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے		یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابھی سے تیّاری کرلیجئے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتھم العالیہ ہمیں قبر وحشر کی تیاری کا ذہن عطا کرتے ہوئے فرماتے ہیں '': میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی عَقْلمَنْد وہی ہے جو موت سے قَبْل موت کی تیاّری کرتے ہوئے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹّھا کرلے اور سُنّتوں کا مَدَنی چَراغ قَبْر میں ساتھ لے جائے اور یوں قَبْر کی روشنی کا انتِظام کرلے، ورنہ قَبْر ہرگز یہ لحاظ نہ کرے گی کہ میرے اندر کون آیا؟ امیر ہو یا فقیر، وزیر ہو یا اُس کا مُشِیر، حاکم ہو یا محکوم، افسر ہو یا چپراسی، سیٹھ ہو یا مُلازِم، ڈاکٹر ہو یا مریض، ٹھیکیدار ہو یا مزدور۔ اگر کسی

www.dawateislami.net

کے ساتھ بھی توشَہ آخِرت میں کمی رہی، نَمازیں قصداً قضاء کیں، رَمَضان شریف کے روزے بلا عُذرِ شَرْعی نہ رکھے، فَرْض ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ نہ دی، حج فرض تھا مگر ادا نہ کیا، باوُجُودِ قدرت شَرْعی پردہ نافِذ نہ کیا، ماں باپ کی نافرمانی کی، جھوٹ، غیبت، چُغْلی کی عادت رہی، فلمیں، ڈِرامے دیکھتے رہے، گانے باجے سنتے رہے، داڑھی مُنڈواتے یا ایک مُٹّھی سے گھٹاتے رہے۔ اَلْغَرَض خوب گناہوں کا بازار گَرْم رکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضگی کی صورت میں سوائے حَسرت ونَدامت کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ جس نے فرائض کے ساتھ ساتھ نوافِل کی بھی پابندی کی، رَمَضانُ الْمُبارَک کے عِلاوہ نفلی روزے بھی رکھے، کُوچہ کُوچہ، گلی گلی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں، قرآنِ پاک کی تعلیم نہ صِرْف خود حاصِل کی بلکہ دوسروں کو بھی دی، چوک دَرْس دینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کی، گھر دَرْس جاری کیا، سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں باقاعِدگی سے سَفَر کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر مسلمانوں کو بھی اسکی ترغیب دلائی، روزانہ مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر ماہ اپنے ذمّہ دار کو جَمْع کروایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُسکے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فضل و کرم سے ایمان سلامت لیکر دنیا سے رخصتی ہوئی تو ان شآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی قَبْر میں حشْر تک رحْمتوں کا دریا موجیں مارتا رہے گا اور نورِ مُصطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

قَبْر میں لہرائیں گے تا حَشْر چشمے نور کے		جلوہ فرما ہو گی جب طَلْعَت رسولُ اللہ کی

(حدائق بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(بادشاہوں کی ہڈیاں، ص۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! سچی توبہ کرنے والا گناہوں سے پاک کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ

www.dawateislami.net

فرمایا گیا: کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

اِس مُبارَک شب میں اللہ تبارَكَ وَتعالٰی "بَنی کَلْب" کی بکریوں کے بالوں سے بھی زِیادہ لوگوں کو جَہَنَّم سے آزاد فرماتا ہے۔ کِتابوں میں لکھا ہے: "قبیلہ بنی کلب" قبائلِ عَرَب میں سب سے زِیادہ بکریاں پالتا تھا۔ آہ! کچھ بد نصیب ایسے بھی ہیں جو اِس شب بَرَاءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہیں بخشے جاتے۔

حَضرتِ سیّدُنا امام بَیْہَقِی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی "فَضائلُ الْاَوقات" میں نَقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: چھ (6) آدمیوں کی اس رات بھی بخشِش نہیں ہوگی: (1) شَراب کا عادی (2) ماں باپ کا نافرمان (3) بدکاری کرنے والا (4) قَطعِ تعلُّق کرنے والا (5) تصویر بنانے والا اور (6) چُغُل خور۔ (فضائل الاوقات ج ۱ ص ۱۳۰ حدیث ۲۷ مکتبۃ المنارۃ، مکۃ المکرمۃ) بعض دیگر روایتوں میں مشرک، عداوت والے، قاتل، کاہن، جادوگر، تکبر کے ساتھ پاجامہ یا تہبند ٹخنوں کے نیچے لٹکانے والے، مسلمان سے بغض و کینہ رکھنے والے کے لئے بھی یہ وعید ہے کہ وہ آج کی رات مغفرت کی سعادت سے محروم رہتا ہے، لہٰذا ہم سب کو چاہیے کہ بَیان کردہ گُناہوں میں سے اگر مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی گُناہ میں مُلَوَّث ہوں تو وہ بالْخُصُوص اُس گناہ سے اور بالعُموم ہر گُناہ سے ابھی سچّی تَوبہ کر لیں۔ (آقا کا مہینہ، ص ۱۱، بتغیرٍ)

توبہ پر استقامت کے لئے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اپنا لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اعتکاف کی ترغیب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی آمد آمد ہے اور اس ماہِ مُبارَک کی برکتوں کے تو کیا کہنے کہ اس ماہ میں عبادت کرنے اور نیکیوں میں اِضافہ کرنے کے مَواقع بہت بڑھ جاتے ہیں۔ چُنانچہ اس ماہ میں نیکیاں بڑھانے اور خُود کو گُناہوں سے بَچانے اور خُوب خُوب علمِ دین حاصل کرنے کا ایک

www.dawateislami.net

بہترین ذَریعہ پورے ماہِ رمضان یا آخری عشرے کا اِعْتِکاف بھی ہے اور اعتکاف کی فضیلت کا اندازہ اس حدیثِ پاک سے لگایئے کہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: مَنِ اعْتَکَفَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَہ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتکاف کیا، اس کے پچھلے تمام گُناہ بخش دیئے جائیں گے۔" (جامع صغیر ص ۵۱۶ الحدیث ۸۴۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہو سکے تو ہر سال ورنہ زِندگی میں کم اَز کم ایک بار تو پورے ماہِ رَمضان المبارک کا اِعتکاف کر ہی لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے پیارے اور رَحمت والے آقا، میٹھے میٹھے مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے ہر وقت کمر بَستہ رہتے تھے اور خصوصاً رَمضان شریف میں عبادت کا خُوب ہی اہتِمام فرمایا کرتے۔ چُونکہ ماہِ رَمضان ہی میں شبِ قدْر کو بھی پوشیدہ رکھا گیا ہے، لہٰذا اس مبارک رات کو تلاش کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار پورے ماہِ مبارک کا اعتِکاف فرمایا۔ اور یُوں بھی مسجِد میں پڑا رہنا بہُت بڑی سَعادت ہے اور مُعتکِف کی تو کیا بات ہے کہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اپنے آپ کو تمام مشاغِل سے فارِغ کرکے مسجِد میں ڈیرے ڈال دیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے، "اعتِکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا حاصل کرنے کیلئے کُلِّیَّۃً (یعنی مکمّل طور پر) اپنے آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مُنْہَمِک کر دیتا ہے اور ان تمام مَشاغِلِ دُنیا سے کنارہ کَش ہو جاتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب کی راہ میں حائل ہوتے ہیں اور مُعتکِف کے تمام اَوْقات حَقِیقۃً یا حُکماً نَماز میں گزرتے ہیں۔ (کیونکہ نَماز کا انتِظار کرنا بھی نماز کی طرح ثواب رکھتا ہے) اور اعتِکاف کا مقصودِ اَصْلی جماعت کے ساتھ نَماز کا انتِظار کرنا ہے اور مُعتکِف ان (فِرشتوں) سے مُشابہَت رکھتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حُکم ملتا ہے اسے بجا لاتے ہیں، اور ان کے ساتھ مُشابہَت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح (پاکی) بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔ (فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۲)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دَورانِ اِعْتِکاف کس قدر نیکیاں کرنے کے مَواقع ملتے ہیں۔ ہمیں بھی ہر سال نہ سہی کم اَز کم زندگی میں ایک بار اِس اَدائے مصطفٰی کو اَدا کرتے ہوئے پُورے ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کا اِعْتِکاف کرہی لینا چاہیئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دِلانی چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے کے سُنّت اعتکاف کی ترکیب ہو گی، پاکستان میں اس سال پورے ماہ کے اعتکاف کے لئے 126 مقامات اور آخری عشرے کے اعتکاف کے لئے 4000 مقامات کا ہدف ہے، سب سے بڑا اعتکاف عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہو گا، جس میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی معتکف ہوں گے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اعتکاف میں وضو و غسل، نماز و روزہ اور دیگر شرعی مسائل کے ساتھ ساتھ مدنی مذاکروں کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کیے گئے سُوالات کے دِلچسپ جوابات سے معلومات کا ڈھیروں خزانہ ہاتھ آتا ہے۔

رحمتِ حق سے دامن تم آکر بھرو
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سنّتیں سیکھنے کے لیے آؤ تم
مَدَنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدنی عطیات کی ترغیب

دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جس کا مدنی پیغام اب تک کم و بیش 192 ممالک میں پہنچ چکا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی خدمتِ دِین کے 97 شعبہ جات میں مدنی کام کر رہی ہے، صرف جامعۃ المدینہ (للبنین و للبنات)، مدرسۃ المدینہ (للبنین و للبنات)، مدرسۃ

www.dawateislami.net

المدینہ آن لائن(للبنین وللبنات) اور مدنی چینل کے سالانہ اخراجات کروڑوں نہیں، اربوں روپے میں ہیں، دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لیے زکوٰۃ، صدقات، عطیات دینے کے ساتھ ساتھ اپنے رِشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں پر اِنفرادی کوشش کرکے انہیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل بتا کر مدنی عطیات جمع کیجئے۔ فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُرائی کے 70 دروازے بند کرتا ہے، فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: صدقہ بُری موت کو روکتا ہے۔

آیئے! ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

میری بدمَعاشی کی عادت کیسے خَتْم ہوئی؟

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، اُٹھتی جوانی اور اچھّی صحّت نے مجھے مَغْرور بنادیا تھا، نِت نئے فینسی ملبوسات سِلوانا، کالج آتے جاتے بس کا ٹکٹ بھُلانا، کنڈیکٹر مانگے تو بدمَعاشی پر اُتر آنا، رات گئے تک آوارہ گردی میں وَقْت گنوانا، جُوا میں پیسے لُٹانا وغیرہ ہر طرح کی مَعصِیَّت مجھ میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ والِدَین سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے، مجھ بدکار کی اِصلاح کیلئے دُعا کرتے کرتے امّی جان کی پلکیں بِھیگ جاتیں۔ ہمارے عَلاقے کے ایک اسلامی بھائی کبھی کبھی سَرسَری طور پر دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کردیتے، میں بھی سُنی اَن سُنی کردیتا۔ ایک بار اِجتِماع والی شام وُہی اسلامی بھائی مَحبَّت بھرے انداز میں ایک دَم اِصرار پر اُتر آئے کہ آج تو تم کو چلنا ہی پڑے گا، میں ٹالتا رہا مگر وہ نہ مانے اور دیکھتے ہی دیکھتے اُنہوں نے رِکشہ روک لیا اور بڑی مِنَّت کیساتھ کچھ اس اَنداز میں بیٹھنے کیلئے دَرْخواست کی کہ اب مجھ سے اِنکار نہ ہوسکا، میں بیٹھ گیا اور ہم دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز جامِع مسجِد گُلزارِ حبیب آپہنچے۔ جب دُعا کیلئے بتّیاں بُجھائی گئیں تو یہ سمجھ کر کہ اجتِماع ختم ہوگیا، میں اُٹھ گیا، مجھے کیا معلوم کہ اب آنے والے لمحات میں میری تقدیر میں مَدَنی انقِلاب برپا ہونے والا ہے۔ خیر میرے اُس مُحسِن اسلامی بھائی نے مَحبَّت بھرے اَنداز میں

www.dawateislami.net

سمجھا بُجھا کر مجھے جانے سے روکا، میں دوبارہ بیٹھ گیا۔ اندھیرے میں باآوازِ بُلند ذِکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دُھوم نے میرا دل ہِلا دیا! خدا کی قسم! میں نے زندگی میں کبھی ایسی رُوحانیت دیکھی تھی نہ سُنی تھی۔ پھر جب رِقّت انگیز دُعا شُروع ہوئی تو شُرکائے اجتماع کی ہچکیوں کی آواز بُلند ہونے لگی، حتّٰی کہ میرے جیسا پتّھر دل آدمی بھی پُھوٹ پُھوٹ کر رونے لگا، میں نے اپنے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کا ہو کر رَہ گیا۔ (فیضانِ سنت، ص:۴۴۳)

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا		قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی		ترقّی کا باعث بنا مَدَنی ماحول
یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر		جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! 15 شعبان کے روزے کی ایک خاص فضیلت ہے، آیئے سُنیے اور روزہ رکھنے کا ذہن بنایئے چنانچہ

15 شعبان کا روزہ

حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خدا کرم اللہ تعالٰی وجھہ الکریم سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عظیم ہے: جب 15 شعبان کی رات آئے تو اس میں قیام (یعنی عبادت) کرو اور دن میں روزہ رکھو۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلّی فرماتا اور کہتا ہے: "ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا کہ اُسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اُسے روزی دوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اُسے عافیت عطا کروں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ اُس وَقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہو جائے۔" (سُنَنِ ابن ماجہ ج ۲، ص ۱۶۰ حدیث ۱۳۸۸)

www.dawateislami.net